مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میں نے ایک اہل کتاب خاتون سے شادی کی ہے۔ میرا ایک بیٹا ہے جس کا نام علی ہے۔ علی ابھی نابالغ ہے۔ فرض کریں، اس کا نام علی نہیں، کچھ اور ہے اور وہ اہل کتاب میں سے ہے۔ ایسی صورت میں کیا میں اس کو حق وراثت سے محروم کر دوں گا؟ جب اہل کتاب سے شادی جائز ہے تو اہل کتاب بیٹے کو وراثت میں سے حصہ کیوں نہیں دیا جاتا؟ اس سوال کا جواب مجھے کوئی عالم مفتی یا اسلامی سکالرز میں نہیں دے سکا، جس کی وجہ سے مجھے اہل کتاب کے سامنے شرمندگی اٹھانا پڑتی ہے۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصلیا ومسلما

واضح رہے کہ مسلمان ہونے کے لئے دل سے کلمہ شہادتین کی تصدیق کرنا ضروری ہے، جو کوئی اللہ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت (آخری نبی) کی گواہی دے گا وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے گا اور مسلمان کہلائے گا، پھر وہ شخص اسلام میں داخل ہونے کے بعد من وعن شریعت کے احکامات پر عمل کرنے کا پابند ہوگا، خواہ اس کی logic سمجھ آئے یا نہ آئے، لہذا صورت مسئولہ میں کافر کا مسلمان اور مسلمان کا کافر کا وارث نہ ہونا احادیث مبارکہ سے ثابت ہے، جیسے کہ احادیث مبارکہ میں ہے۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسلمان باپ کافر بیٹے کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر بیٹا مسلمان باپ کا۔''

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے پوچھا یارسول اللہ! آپ مکہ میں کیا اپنے گھر میں قیام فرمائیں گے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے محلہ یا مکان چھوڑا ہی کب ہے۔ (سب بیچ کھوچ کر برابر کر دیئے) عقیل اور طالب، ابو طالب کے وارث ہوئے تھے۔ جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کو وراثت میں کچھ نہیں ملا تھا، کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور عقیل رضی اللہ عنہ (ابتداء میں) اور طالب اسلام نہیں لائے تھے۔ اسی بنیاد پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔ ابن

شہاب نے کہا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے دلیل لیتے ہیں کہ ''جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی، وہی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔''

کما في الصحیح البخاری:

حدثنا ابو عاصم، عن ابن جريج، عن ابن شهاب، عن علي بن حسين، عن عمرو بن عثمان، عن اسامة بن زيد رضي الله عنهما، ان النبي صلى الله عليه وسلم , قال:" لا يرث المسلم الكافر، ولا الكافر المسلم".. (بَابُ لاَ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلاَ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلاَ مِيرَاثَ لَهُ۔الصحيح البخاري)

حدثنا اصبغ، قال: اخبرني ابن وهب،عن يونس،عن ابن شهاب، عن علي بن حسين، عن عمرو بن عثمان،عن اسامة بن زيدرضي الله عنهما، انه قال:" يا رسول الله، اين تنزل في دارك بمكة؟ , فقال: وهل ترك عقيل من رباع او دور، وكان عقيل ورث ابا طالب هو وطالب، ولم يرثه جعفر ولا علي رضي الله عنهما شيئا لانهما كانا مسلمين، وكان عقيل وطالب كافرين، فكان عمر بن الخطاب رضي الله عنه، يقول: لا يرث المؤمن الكافر، قال ابن شهاب: وكانوا يتاولون قول الله تعالى: إن الذين آمنوا وهاجروا وجاهدوا باموالهم وانفسهم في سبيل الله والذين آووا ونصروا اولئك بعضهم اولياء بعض سورة الانفال آية ٧٢".والله تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۷ ربیع الاول ۱۴۴۵ 24 ستمبر 2023

دار الافتاء
رقم الافتاء: 158/79
التاریخ: 24/9/23
الجامعۃ الاشرفیۃ

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

الجواب صحیح

۷/۳/۱۴۴۵ھ
۲۴/۹/۲۰۲۳ء

الجواب صحیح